

# خطبہ کی اذان کون سی ہوتی ہے؟ خطبہ سے پہلے والی سنتوں کا حکم؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FAM-628

تاریخ اجراء: 01 رجب المرجب 1444ھ / 02 جنوری 2025ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

### سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اذان خطبہ سے کیا مراد ہے؟ جو جمعہ میں دو خطبے ہوتے ہیں، یہ دو خطبے کون کون سے ہوتے ہیں؟ اور خطبے سے پہلے جو چار سنتیں پڑھی جاتی ہیں، وہ سنتیں کون سی ہوتی ہیں، ظہر کی ہوتی ہیں یا اور کوئی ہوتی ہیں اور ان کو پڑھنے کا کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اذان خطبہ سے مراد، اذانِ ثانی یعنی جمعہ کی دوسری اذان ہے، جو خطیب کے منبر پر بیٹھ جانے کے بعد دی جاتی ہے۔ جمعہ میں ہونے والے دو خطبوں میں پہلا خطبہ تو وہ ہوتا ہے جو جمعہ کی دوسری اذان کے ختم ہونے کے فوراً بعد خطیب کھڑے ہو کر دینا شروع کرتا ہے، اور پہلا خطبہ ختم ہونے کے بعد جب خطیب تھوڑی دیر منبر پر بیٹھ کر دوسری بار کھڑے ہو کر دوبارہ خطبہ دینا شروع کرتا ہے، تو وہ جمعہ کا دوسرا خطبہ ہوتا ہے۔

نیز خطبہ سے پہلے پڑھی جانے والی چار سنتیں، جمعہ کی چار سنتیں ہوتی ہیں، اور یہ جمعہ سے پہلے کی چار رکعت سنت مؤکدہ ہوتی ہیں، ان کو پڑھنے کی تاکید ہے، جو یہ سنتیں بلا عذر شرعی صرف ایک آدھ بار ترک کرے، تو ایسا کرنا اِساءت یعنی بُرا ہے اور ایسا شخص قابلِ ملامت ہے، اور جو اُس کے ترک (چھوڑنے) کی عادت بنا لے، تو ایسا شخص گنہگار ہے۔

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(وسن) مؤکدا (أربع قبل الظهر) (الجمعة) (و) أربع (بعدھا بتسلیمة)“ ترجمہ: ظہر سے پہلے چار رکعت اور جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد چار رکعت ایک سلام کے

ساتھ پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد 2، صفحہ 545، دار المعرفہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ”سنت مؤکدہ یہ ہیں۔ (۱) دور کعت نماز فجر سے پہلے (۲) چار ظہر کے پہلے، دو بعد (۳) دو مغرب کے بعد (۴) دو عشا کے بعد اور (۵) چار جمعہ سے پہلے، چار بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 663، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سنت مؤکدہ کے ترک کا حکم بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”سنت مؤکدہ کا ایک آدھ بار ترک گناہ نہیں، ہاں بُرا ہے اور عادت کے بعد گناہ و ناراوا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 1، حصہ دوم، صفحہ 910، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: ”سننیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی، بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے، تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے، تو فاسق، مردود الشہادۃ، مستحق نار ہے اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ ”وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور گنہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔“ تلوتح میں ہے کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے، اس کا تارک مستحق ہے کہ معاذ اللہ! شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میری سنت کو ترک کرے گا، اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 662، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net